Aarzoun Ki Fasal

میری شادی ہو گئی تھی میں آپنے گھر اور بال بچوں میں مصروف تھی۔ اولاد کی پیاس بھی کیا چیز بیرے شادی ہو گئی تھی میں آپنے گھر اور بال بچوں میں مصروف تھی۔ اولاد کی پیاس بھی کیا چیز نازو کو گھل گھل کر مرتے دیکہ شمل بھائی بھی فکر مند رہنے لگے۔ سوچا اس کا گوئی حل نکالنا چائے۔ میں نے کہا۔ آپ لوگ کسی بچے کو گودے لے لیں۔ اس پر ناز و بولی۔ کس کا بچہ ؟ کون ماں ہو گی جو اپنی گود خالی کر کے میری جھولی بھر دے۔ اس کا کہنا درست تھا۔ ہم کافی دن تک اسپتالوں، یتیم خانوں اور لاوارٹوں کے نشیمن میں مارے بھر دے۔ اس کا کہنا درست تھا۔ ہم کافی دن تک اسپتالوں، گود لے سکتے۔ اس روز ہم نازو کی خالہ کے گھر جارہے تھے، جنہوں نے نویں بچی کو جنم دیا تھا۔ ان کے میاں کی تنخواہ اتنی کم تھی کہ وہ اپنے بچوں کو بیٹ بھر کھانا نہیں کھلا سکتی تھیں۔ کے میاں کی تنخواہ اتنی کم تھی کہ وہ اپنے بچوں کو بیٹ بھر کھانا نہیں کھلا سکتی تھیں۔ غربت کے سبب ادھے پیٹ بھو کے رہتے تھے۔ یہ قدرت کی شان کہ جہاں بچوں کی ضرورت نہ تھی، عربان یہ نعمت برس رہی تھی اور ایک ہم تھے کہ ہمارے بھائی اور بھا بھی ایک بچے کو ترس رہے تھے۔ وہاں یہ نعمت برس رہی تھی اور ایک ہم تھے کہ ہمارے بھائی اور سڑک پر آگئے۔ صبح کے وقت ہر صبح کا وقت تھا۔ ٹریفک کا بلکا ہلکارش تھا۔ ہماری گاڑی آہستہ رفتار سے چل رہی تھی۔ نازو میرے کسی کو اپنی منزل پر پہنچنے کی جلدی ہوتی ہے لیکن اس ویگن والے کو کچه زیادہ جلدی تھی، اس نے ہماری گاڑی کو اوور ٹیک کیا اسی لمحے بچے دوڑتے ہوئے ویگن والے کو کچه زیادہ جلدی تھی، میری بھابھی ان بچوں کی معصوم صورتوں کو دیکہ رہی تھی۔ وہ ان کی معصومیت میں کھوئی ہوئی تھی کہ اچانک ان کی خوفزدہ چیخیں فضا میں بلند ہوئیں۔ نازو نے اپنے چہرے پر ہاتہ رکہ لئے۔ وہ میری بھابھی آن بچوں کی معصوم صورتوں کو تیکہ رہی گھی۔ وہ آن کی معصومیت میں کھوتی ہوتی تھی کہ اچانک ان کی خوفردہ چیخیں فضا میں بلند ہوئیں۔ نازو نے اپنے چہرے پر ہاتہ رکہ لئے۔ وہ یہ نظارہ نہیں دیکہ سکیں ۔ ویگین ان پھولوں کو روند کر جا چکی تھی اور اب سڑک پر خون ہی خون بی خون بکھر ابوا تھا۔ لمحہ بھر کو شمل بھائی نے گاڑی روکنا چاہی مگر اطراف سے لوگوں کا بجوم اکٹھا ہونے لگا تو انہیں گاڑی آگے بڑھانا پڑی۔ میں جانتی تھی کہ نازو اس معاملے میں کتنی حساس ہے لہذا بھائی نے یہی مناسب سمجھا کہ جائے حادثہ کے قریب رکنے سے بہتر ہے ، گاڑی کو آگے لے لہذا بھائی نے وہ وہاں ٹھہر جاتے تو یقین تھا نازو ہی کو اسپتال میں داخل کروانا پڑتا۔ اس کی انکھوں سے جائر ہے ، گاڑی دائر ہی کو انسیال میں داخل کروانا پڑتا۔ اس کی انکھوں سے اس تال میں داخل کروانا پڑتا۔ اس کی انکھوں سے اس تال میں داخل کروانا پڑتا۔ اس کی انکھوں سے اس تال میں داخل کروانا پڑتا۔ اس کی انکھوں سے اس تال میں داخل کروانا پڑتا۔ اس کی انکھوں سے اس تال میں داخل کروانا پڑتا۔ اس کی انکھوں سے اس تال میں داخل کروانا پڑتا۔ اس کی انکھوں سے اس تال میں داخل کروانا پڑتا۔ اس کی انکھوں سے الیہ تال کو انسیال میں داخل کروانا پڑتا۔ اس کی انکھوں سے اس تال میں داخل کروانا پڑتا۔ اس کی انکھوں سے اس تال میں داخل کروانا پڑتا۔ اس کی انکھوں سے اس تال میں داخل کروانا پر اس کو دوران تھی تال کی انگور سے سے بہتر ہو دوران تھی در تال میں داخل کروانا پر اس کورانا پر اس کی انکھوں سے دائر ہو تال ہو اس تال میں داخل کروانا پر تال کا تال ہو تال کروانا پر اس کی انگھوں سے دی تھی دی تال میں دی تال میں داخل کروانا پر اس کی انگھوں کی دی تال میال کروانا پر انگھوں کی کی تال کروانا پر اس کی کورانا پر اس کی انگھوں کی دوران کی بھور کی کورانا پر انگور کی کورانا پر انگور کی کروانا پر انگھور کی کورانا پر انگھوں کی کروانا پر کرانا پر انگور کی کروانا پر انگھور کی کروانا پر کرونا پر انگور کی کروانا پر کرونا جائیں۔ وہ وہاں بھہر جانے تو یعیں تھا کارو ہی خو اسپیاں میں داخل کروانا پرک اس کی انکھوں سے ابھی تک انسو بہہ رہے تھے اور وہ بڑ بڑارہی تھی۔ آہ! کتنے پیارے بچے تھے ، کتنے پیارے ، خوبصورت تھے۔ ماں نے چائو سے ، بال سنوار کر اور اجلے\Xa0 یونیفارم پہنا کر انہیں اسکول روانہ کیا تھا۔ اس روز ہم خالہ کے گھر جانے کی بجائے رستے سے ہی مڑ کر واپس اگئے کیونکہ اس بھیانک حادثے کو دیکہ کر ہم لوگوں کی حالت نارمل نہ رہی تھی ۔ ناز و تو گھر آتے ہی بستر پر گر گئی تھی۔ اس کے نگاہوں میں انہی بچوں کی شکلیں کے محمد کا دن تھا۔ اس روز چھٹی تھی۔ میں نے پوچھا۔ تم خالہ کی بچی کو گودے اس در تھیں۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ اس روز چھٹی تھی۔ میں نے پوچھا۔ تم خالہ کی بچی کو گودے اللہ در تھیں۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ میں انہ میں انہ یہ در بی انہ یہ در گراہے کی در خالہ کی بچی کو گودے اللہ در تھیں۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ میں انہ میں انہ یہ در بین در سری در اللہ کی گھر گھومتی رہتی تھیں۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ اس روز چھٹی تھی۔ میں نے پوچھا۔ تم خالہ کی بچی کو گودے لے رہی تھیں ، اس پروگرام کا کیا بنا؟ وہ بولی۔ چلو آج چلتے ہیں، ہم سب تیار ہو کر خالہ کے گھر چل دیئے۔ ان کی پیاری سی منی کو گود میں بھر کر وہ اتنی مسرور ہوئی کہ دنیا کا ہر غم بھول گئی۔ خالہ آپ کیا کہتی ہیں، میں آج لے جائوں اس کو ؟ آج نہیں نازو۔ آج اس کو بخار چڑھا ہے ، اس کی طبیعت ٹھیک ہو جائے پھر لے جائا۔ طبیعت اچھی نہیں، تم سے سنبھالی نہ جائے گی۔ ذرا اس کی طبیعت ٹھیک ہو جائے پھر لے جانا۔ نازو بجہ گئی۔ اس نے پوچھا۔ پھر کب خالہ ! ایک ماہ بعد ۔ خالہ نے جواب دیا۔ واپسی میں نازو ٹوٹے ہوئے لہجے میں مجہ سے پوچھ رہی تھی۔ اللہ جانے ایسا کیوں ہوتا ہے ؟ کہیں تو اتنے بچے کہ مال باپ انہیں پیٹ بھر کھلا نہیں سکتے اور نہیں ہم جیسے ترس رہے ہیں۔ نازو صبر کرو۔ خدا بہتر کر ے گا۔ بس دعا کرو کہ وہ ہم کو کسی از مائش میں نہ ڈالے۔ ہم ایسے ہی ٹھیک ہیں۔ میں نے اس کا ہاته کر ے گا۔ بس دعا کرو کہ وہ ہم کو کسی از مائش میں نہ ڈالے۔ ہم ایسے ہی ٹھیک ہیں۔ میں سے اس کا ہاته در می سے اپنے ہاته میں لے کر دبایا۔ اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔ ہیں اس کے دل کی کسک کو محسوس کر سکتی تھی۔ میں نے میں نے افسردہ مت رہا کرو۔ میں تم کو اداس دیکه کر بے چین ہو کو تی سی تھی، تب بھی اداس رہتی تھی۔ تم بہنیں آپس میں کھیلتیں، تو جاتی ہوں۔ وہ بولی۔ میں چھوٹی سی تھی، تب بھی اداس رہتی تھی۔ تم بہنیں اُپس میں کھیلتیں، تو

میں تب بھی تنہا سوچتی تھی کہ کاش میری بھی کوئی بہن ہوتی۔ تب ہی سے میری اداس رہنے کی عادت بن چکی ہے۔
تھی اور آج بھی تنہا ہوں۔ چھوٹے بہن بھائی کو وہی جھولا جھلانے کی آرزو ہے جو نہیں ملتی، نازو
چچی کی اکلوتی بچی تھی وہ شروع سے تنہا/Xa0 رہی اور اب اس کا کڑھنا بجا تھا۔ پہلے میں ، پھر
شمل بھائی اس کی تنہائی کے ساتھی بننے لیکن اس کے ممتا بھرے ارمانوں کی تسکین ابھی
باقی تھی۔ میں نے اس کی جانب دیکھا وہ آنچل سے اپنے آنسو صاف کر رہی تھی شاید خالہ کے گھر
سے خالی ہاتہ لوٹ آنے کا اس کو بہت دکہ پہنچا تھا۔ میں نے کہا۔ ناز و میری جان! اس قدر دل شکستہ
نہ یہ ، اللہ سے اچھی آمدر کھو ۔ یہ دنیا امدد یہ قائم ہے ۔ اس ، واقعہ کے بند ، دن بعد خالہ اور خالہ منہ نہ ہو، اللّٰہ سے اچھی آمید رکھو۔ یہ دنیا امید پر قائم ہے۔ اس واقعہ کے پندرہ دن بعد خالہ اور خالو منی نہ ہو، اللہ سے اچھی امید رکھو۔ یہ دنیا امید پر قائم ہے۔ اس واقعہ کے پندرہ دن بعد خالہ اور خالو منی کو لے کر ہمارے گھر آ گئے۔ اس روز نازو کتنی خوش ہوئی تھی کیا بتائوں، جیسے اس کے لئے عید کا دن ہو۔ وہ خوشی سے پھولی نہیں سماتی تھی۔ منی کو اپنی بانہوں میں بھر کے سارے گھر میں ایسے گھوم رہی تھی، جیسے تمام جہان کی نعمتیں اسے مل گئی ہوں۔ خالہ کچہ ہدایتیں اور بیٹی نازو کے حوالے کر کے چلی گئیں ۔ اب نازو بیگم کو ہماری پرواہ کب رہی تھی۔ سارا دن وہ منی میں کھوئی رہتی۔ اس کا نام اس نے جانم رکہ دیا تھا۔ یہ گڑیا تھی چھوٹی سی ، مگر آفت کی پر کالا تھی۔ نازو فیڈر دھو کر دودھ بناتی، اس کے منہ کو لگاتی وہ دو گھونٹ لے کر فیڈر پرے کر دیتی اور زور رور سے چلانے لگتی، جیسے اسے پتا چل جاتا ہو کہ یہ ہاته اس کی ماں کے نہیں ہیں۔ تمام دن وہ\xa0 نازو کے ساته یو نہی آنکہ مچولی کھیلتی اور بھا بھی جی کی سمجہ میں کچہ نہ آتا کہ اس بچی کو بھوک لگی ہے یاں پیٹ درد سے ہے حال ہے منٹ منٹ پر نیکن گیلے کر دیتی جانے ، دن میں کتنے کپڑے گذرے گذرے کرتی۔ کبھی الٹی کر دیتی، کبھی کبھی تو نازو کو ابکائیاں اجاتیں میں کتنے کپڑے گود لی تھی تو اس کو یالنا ہی تھا۔ کوئی اچھی ، کام کی آیا بھی نہ مل لیکن کیا کرتی، جب بجی گود لی تھی تو اس کو یالنا ہی تھا۔ کوئی اچھی ، کام کی آیا بھی نہ مل لیکن کیا کرتی، جب بجی گود لی تھی تو اس کو یالنا ہی تھا۔ کوئی اچھی ، کام کی آیا بھی نہ مل بچی دو بھوح الدی ہے یاں بیت درد سے ہے حال ہے منت منت پر نیکن کیلے کر دیتی جائے ، دن میں کتنے کپڑے گندے کرتی۔ کبھی الٹی کر دیتی، کبھی کبھی تو از و کو ایکائیاں اجائیں لیکن کیا کرتی، جب بچی گود لی تھی تو اس کو پالنا ہی تھا۔ کوئی اچھی ، کام کی آیا بھی نہ مل رہی تھی۔ ایک ماہ اسی طرح گزر گیا خالہ بچی کو دیکھنے آگئیں۔ آتے ہی ہائے ہائے کرنے لگیں۔ ارے یہ کیا کر دیا اور یہ کیا کر رہی ہو۔ بچے ایسے پالے جاتے ہیں بھلا؟ عرض خالہ تو تھہریں بچوں کے معاملے میں ایکسپرٹ ، انہوں نے بچاری انازی بھانجی کو بو کھلا کر رکه دیا۔ وہ شام تک رہیں، جب تک کہ نازو کا ان کی ہدائیوں سے سائس نہیں پھول گیا۔ اب خالہ دو سرے تیسرے دن کسی انسپکٹر کی طرح معاننہ کرنے اچانک ہی ہدائیوں سے سائس نہیں پھول گیا۔ اب خالہ دو سرے تیسرے دن کسی انسپکٹر کی طرح معاننہ کرنے اچانک ہی ہمارے گھر وارد ہونے لگیں۔ ایک تو سارے کھر کا کام ، گئی۔ اس کی پہلی جیسی صورت نہ رہی۔ رات بھر بچی کے ساته جاگئی تو صبح انکھوں میں حلقے گئی۔ اس کی پہلی جیسی صورت نہ رہی۔ رات بھر بچی کے ساته جاگئی تو صبح انکھوں میں حلقے مانو س ہو چکی تھی کہ اس سے جدا ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔ رات کو سونے کے لئے پڑے ہوڑ دیکہ را ہوتا۔ صبح چار بجے ہی بچی جائی پڑتی اور رونا شروع کر دیتی۔ اس دن نو غضب ہو گیا۔ خالہ کے سامنے ہی منی کسی طرح کھسکتی کھسکتی پائٹ سے نیدے لڑھک لیٹتی ہو کی جائے ہونہ ہونی اور ہونی اور رفنی اور منی کی فلک شگاف چیخ بلند ہو گئی۔ نازو (اکمیا اکمیا کی کیسی پر ورش ہی جی خالے چائے بنارہی تھی۔ حالانکہ خالہ کریا سے چند قدم کے فاصلے پر سی براجمان تھی مگر گرتے ہوئے بچی نے کسی کو مہلت ہی نہ دی۔ خالہ نے لیک کر بچی کو قالین ہی حالانکہ خالہ گڑیا سے چند قدم کے فاصلے پر سی ہی براجمان تھی مگر گرتے ہوئے بچی نے کسی کو مہلت ہی نہ دی۔ خالہ نے لیک کر بچی کو قالین ہی حالے ہی ہوئی کی کی کیا ہواڑ کی کیا ہواڑ کی خالے ہوئی شائد اپنی کی کیسی پر ورش ہی حول کو بہڑ بنیا نہیں کہ آئنے چھوٹے بچی کی میں موجود ہیں ورنہ میں اس کو یوں تہی خالم کو بہار نہنے میں استاد تھیں۔ خالہ کہ کی خاطر چائے نائر کہ ہی ہوئی۔ خالہ کی خالے کہ می خالے کی ہی۔ خالہ نے کہ نہی کہ اس اس کو یوں انکو خالہ کسی طرح نہ مائیں۔ میں کچه نہیں جائی ، حالی ہوئی خالہ کی کہ اس نے کاکو کہ ان کہ انہ کی کہ انہ کی کے انہ سی کے۔ انہ سی کے۔ انہ نہ کے۔ انہ نہ اکیلا تو نہیں چھوڑتی۔ نازو کسی مجرم کی طرح صفائی پیش کر رہی تھی۔ اس نے لاکہ سمجھایا لیکن خالہ کسی طرح نہ مائیں۔ میں کچہ نہیں جاتتی ،اب میں اپنی بچی کو لے کر ہی جانوں گی۔ اس کے بہن بھائی بھی اس کو یاد کرتے ہیں۔ ایسا غضب نہ کیجئے خالہ ، اگر آپ نے اس کو واپس ہی لینا تھا تو دیاہی کیوں تھا۔ بہن غاطی ہو گئی ، بس معاف کر دو ، غربت امارت تو اللہ کی دین ہے مگر اپنی او لاد کو کوئی اس طرح نہیں پھینک دیتا۔ جس نے بچی دی ہے ، وہی اس کا رزق بھی دے گا۔ خالہ نے اک ذرا مہلت نہ دی اور بچی کو کلیجے سے لگائے چلتی بنیں۔ نازو بیچاری منہ دیکھتی رہ گئی۔ جب شمل بھائی گھر آئے تو پؤڑر گود میں رکھے بھابھی نازو زار و قطار رو رہی تھیں۔ خالہ بچی لے گئیں۔ وہ دھاڑیں مارنے لگیں۔ بھائی نے تسلی دی سمجھایا کہ خالہ بڑی سیانی عورت ہے۔ کہماہ بچی کو تم سے پلوایا، صحت مند ہو گئی تو بیٹی کو لے گئیں۔ ان کا ارادہ شروع سے ہی ایسا تھا۔ تم رومت، صبر کرو ۔ کب تک صبر کروں ؟ اس نے رونا بند نہ کیا تو انہوں نے بھی اس کو ایسا تھا۔ تم رومت، صبر کرو ۔ کب تک صبر کروں ؟ اس نے رونا بند نہ کیا تو انہوں نے بھی اس کو کے حال پر چھوڑ دیا کہ خوب رو دھو لے گی تو جی ہلکا ہو جائے گا پھر یہ خود ہی چپ ہو جائے گی۔ امر کار نازو \Day چپ ہو گئی ۔ شاید اس کا جی ہلکا ہو گیا تھا مگر دل کا بوجه بڑھ گیا تھا۔ اب اس کی صحت تیزی سے گرنے لگی اور وہ بیمار رہنے لگی تب شمل بھائی ایک روز زیردستی اس کو صحت تیزی سے گرنے لگی اور وہ بیمار رہنے لگی تب شمل بھائی ایک روز زیردستی اس کو صحت تیزی سے گرنے لگی ور کو کی میان نی کی مسسز امید سے ہیں، تاہم ان کو کافی احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ ان کا کیس غیر معمولی نوعیت کا ہو گا جس میں بعض دفعہ عورت کی جان کو بھی خطرہ ہوتا ہے۔ اب نازو کے ماں بننے کی خوشی سے زیادہ سب کو اس بات کی اکیلا تو نہیں چھوڑتی۔ نازو کسی مجرم کی طرح صفائی پیش کر رہی تھی۔ اُس نے کاکہ سمجھایا عورت کی جان کو بھی خطرہ ہوتا ہے۔ اب نازو کے ماں بننے کی خوشی سے زیادہ سب کو اس بات کی فرری میں کہ خدا اس کی جان کو سلامتی دے کیونکہ اسے یکدم بلڈ پریشر ہائی رہنے لگا تھا۔ نازو البتہ بہت خوش تھی اور پھولے نہیں سماتی تھی اس کا جہرہ ، ان دنوں آفتاب کی طرح جمکنا تھا۔ وہ دن بھی آگیا جس کا سارے خاندان کو انتظار تھا۔ ہمارے آنگن میں طویل اور تر سا دینیے والی مدت کے سبھی سی جس حا سارے خاندان کو انتظار تھا۔ ہمارے آنگن میں طویل اور تر سا دینے والی مدت کے بعد خاندان بھر کی آرزو کا پھول کھانے والا تھا۔ نازو کو ایک ہفتہ پہلے ہی ڈاکٹر ز نے اسپتال میں داخل کر لیا تھا۔ وہ کسی قسم کا رسک لینا نہیں چاہتے تھے۔ وہ اس کو زیر نگرانی رکھے ہوئے تھے۔ تمام تر نگہداشت کے باوجود قدرت نے میرے بھائی کو منتوں مرادوں کے بعد بیٹے جیسی نعمت سے نوازا مگر میری جان سے پیاری بھابی نازو کو ہم سے چھین لیا۔ وہ بچے کو جنم دینے کے بعد چل بسی۔ میرے بھائی کی محبت کا تاج محل چور چور ہو گیا۔ جس نعمت کا اس نے اتنی شدت سے انتظار کیا وہ اس کو ملی بھی تو کس طرح کہ وہ اپنے بچے کو بانہوں میں لینے سے سے جل بسے۔ نرس نے مدی اس نیا اس نے اس نیا اس نے اس نیا اس نے اس نیا اس نے اس دیا اس نیا سے جل بسے۔ برس نے مدی اور میں لینے سے دیا ہوں میں لینے سے سے جل بسے۔ نرس نے مدی اس میں این سے جل بسے۔ نرس نے مدی اس میں این سے جل بسے۔ نرس نے مدی اس میں این سے جل بسے۔ نرس نے مدی اس میں این سے جل بسے۔ نرس نے مدی اس میں این سے جل بسے۔ نرس نے مدی اس میں این سے جل بسے۔ نرس نے مدی اس میں این سے جل بسے۔ نرس نے مدی اس میں این سے جل بسے۔ نرس نے مدی این میں این سے جل بسے۔ نرس نے مدی این میں این سے جل بسے۔ نرس نے مدی این سے دیا اس نیا این سے جل بسے۔ نرس نے مدی این سے جل بسے۔ نرس نے مدی این سے دیا ہوں میں این سے جان سے جان سے جل بسے۔ نرس نے مدی این سے دیا ہوں سے جل بسے۔ نرس نے مدی این سے دور ہو گیا۔ بعد چل بسی۔ میرے بھائی کی محبت کا ناج محل چور چور ہو کیا۔ جس تعمت کا اس نے النی سدت سے انتظار کیا وہ اس کو ملی بھی تو کس طرح کہ وہ اپنے بچے کو بانہوں میں لینے سے پہلے اس دنیا سے چل بسی۔ نرس نے مجھے اور میرے بھائی کو روتے دیکھا تو وہ بھی رو دی۔ قدرت کے کھیل نیارے ہوتے ہیں۔ آج سوچتی ہوں شاید اسی لئے خدا نے ہمیں اتنے عرصے تک اولاد نہیں دی تھی کہ ناز و کچہ عرصہ اور جی لے پھر تو اس کو چلے ہی جانا تھا۔ اس کی موت شاید اس کی زچگی میں واقع ہو نا تھی ، اسی لئے اللہ تعالی نے اس کے نصیب کی اولاد دینے میں تاخیر سے کام لیا تھا۔ دعا کرتی ہوں خدا میرے اکلوتے بھتیجے اور نازو کی نشانی کو سلامت رکھے ، جسے میں نے گود لے لیا تھا کیونکہ اس کی سوتیلی ماں اسے بہت دکه دیتی تھی۔ شمل بھائی ہر ہفتہ آتے ہیں اور اپنے

لئے دوسری شادی کی ہے بیٹے سے مل جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ میری محبوب بیوی کی نشانی ہے۔ مجبورا والدین کے ورنہ میں تو نازو کے بعد سے خود کو اکیلا ہی محسوس کرتا ہوں۔ خدا سے جنت میں جگہ دے وہ یہاں بھی اکیلی تھی اور کیا جانوں کہ وہاں بھی اکیلی ہو۔']